کھانا ایک بڑی نعمت ہے

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى سَيِّد الأَنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإِحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوْذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم.

حضورِ پرنُور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرُود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيِّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

حلال کھایا کرو

عزیزانِ محترم! اللہ سبحانہ وتعالی نے ارشاد فرمایا: ﴿وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللهُ حَلَالًا طَيِّبًا وَّاتَّقُوا اللهَ الَّذِيَ أَنْتُمْ بِهِ مُؤْمِنُونَ﴾(١) "کھاؤ جو کچھ حلال پاکیزہ روزی تمہیں اللہ تعالی نے دی، اور اللہ تعالی سے ڈرو جس پر تمہیں ایمان ہے"۔

کھانا ایک اہم نعمت ہے

محترم بھائیو! اللہ تعالی نے انسان کو پیدا فرمایا، اُسے زمین میں اپنا نائب بنایا، اُس کی خدمت وفائدے کے لیے اِس جہان کے عناصر یعنی پانی، ہوا، حیوانات

---

(١) پ٦، المائدة: ٨٨.

ونباتات، شمس وقمر اور رات ودن میں سے کچھ اس کے قبضے میں دیے، ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَإِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللهِ لَا تُحْصُوْهَا﴾[1] "اگر اللہ کی نعمتیں گنو تو شمار نہ کرسکوگے"۔ ان نعمتوں میں سے کھانا بھی ایک اہم نعمت ہے، جو انسانی بقا کا ایک بڑا سبب ہے، جس سے بدن کو غذا اور قوّت وطاقت حاصل ہوتی ہے، اللہ جَلَّ جَلالُہ نے اس نعمت کے ذریعہ بھی انسانیت پر بڑا احسان فرمایا ہے، اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: ﴿فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَذَا الْبَيْتِ * الَّذِي أَطْعَمَهُمْ مِنْ جُوعٍ وَّآمَنَهُمْ مِنْ خَوْفٍ﴾[2] "تو انہیں چاہیے کہ اس گھر (کعبہ) کے رب کی عبادت کریں، جس نے انہیں بُھوک میں کھانا دیا، اور انہیں ایک بڑے خَوف سے امان بخشی"۔ وہ بُھوک جس میں یہ لوگ اپنے وطن میں کھیتی نہ ہونے کے باعث مبتلا تھے، ان تجارتی سفروں کے ذریعہ سے انہیں کھانا دیا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ إِلَى طَعَامِهِ * أَنَّا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبًّا * ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا * فَأَنْبَتْنَا فِيهَا حَبًّا * وَعِنَبًا وَقَضْبًا * وَزَيْتُونًا وَّنَخْلًا * وَحَدَائِقَ غُلْبًا * وَفَاكِهَةً وَّأَبًّا * مَتَاعًا لَكُمْ

---

(1) پ۱۳، إبراهيم: ۳۲- ۳٤.

(۲) پ۳۰، قريش: ۳، ٤.

﴿وَلِأَنْعَامِكُمْ﴾[1] "تو آدمی کو چاہیے کہ اپنے کھانوں کو دیکھے، کہ ہم نے اچھی طرح پانی ڈالا، پھر زمین کو خُوب چِیرا، تو اس میں تمہارے اور تمہارے چوپاؤں کے لیے اناج، اور انگور اور چارہ، اور زیتون اور کھجور، اور گھنے باغات، اور میوے اور نرم وعمدہ گھاس اُگایا"۔ جنہیں تم اور جانور کھاتے ہیں، اور جو حیات کا سبب ہیں، کہ ان میں رب تعالی کی قدرت ظاہر ہے، کہ کس طرح جزءِ بدن ہوتے ہیں، اور کس نظامِ عجیب سے کام میں آتے ہیں، اور کس طرح رب تعالی عزّوجلّ عطا فرماتا ہے!۔

اسی طرح رب تعالی نے تمہارے لیے دریا کو مسخّر کیا: ﴿لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا﴾[2] "کہ تم اس میں سے تازہ گوشت کھاتے ہو"۔

سہولیات اور اس کے اثرات

برادرانِ اسلام! ہم میں سے ہر ایک کی کوشش ہوتی ہے کہ اسے زیادہ سے زیادہ سہولیات وآسائش میسر آئیں، خالقِ کائنات جلّ جلالہ نے اس زمین میں انسان کے لیے طرح طرح کی اشیاء وجانور پیدا کیے، جن سے وہ نفع حاصل کرتا ہے، ان جانوروں میں کچھ تو حلال ہیں، جن کا گوشت ودودھ وغیرہ کھایا، پیا جاتا ہے، جیسے گائے بکری وغیرہ، یہ سب اللہ کریم کا فضل وکرم ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ

---

(١) پ ٣٠، عبس: ٢٤- ٣٢.

(٢) پ ١٤، النحل: ١٤.

وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَأْكُلُوْنَ﴾[1] "تمہارے لیے گرم لباس اور منفعتیں ہیں، اور ان میں سے کھاتے ہو"۔

رب تعالی کا رزق کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرو

عزیزانِ گرامی قدر! ان سب نعمتوں پر واجب ہے، کہ ہم اس منعمِ حقیقی اللہ جلّ جلالہ کا عملی طَور پر شکر بجا لائیں؛ کہ اسی کا حکم ہے: ﴿كُلُوا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوا لَهُ﴾[2] "اپنے رب تعالی کا رزق کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرو!"۔

رب تعالی کھلاتا اور پلاتا ہے

انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام نے رزق کی نعمتِ عظیمہ کی قدر جانتے ہوئے، اس پر اللہ تعالی کا شکر ادا کیا، حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام اپنے رب تعالی کے اس فضل کا اعتراف کرتے ہوئے کہتے ہیں: ﴿وَالَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِ﴾[3] "وہ پروردگار جو مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے"۔

رسول اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جب اپنے بستر پر آتے، تو اللہ تعالی کی اس نعمت پر شکر بجالاتے، اس کی حمد وثنا کرتے، اور اوّلاً کھانے کی نعمت کا ذکر فرماتے، حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، کہ مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جب اپنی آرام گاہ کے قریب

---

(۱) پ۱٤، النحل: ٥- ٨.

(۲) پ۲۲، سبأ: ١٥.

(۳) پ۱۹، الشعراء: ٧٩.

آتے تو کہتے: «الْحَمْدُ لله الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا، وَكَفَانَا وَآوَانَا، فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ»[1] "اللہ تعالی کا شکر ہے جس نے ہمیں کھلایا اور سیراب کیا، ہمیں کفایت کی اور ہمیں پناہ دی، تو کتنے ایسے ہیں جن کی وہ کفایت نہیں فرماتا، اور نہ ہی انہیں پناہ دینے والا"۔

ہم کھانے کی نعمت پر اللہ تعالی کا شکر کیسے کریں؟

کھانے کی نعمت کی قدر و تعظیم کرنا، اس کا شکر ہے؛ کہ اللہ جلّ جلالہٗ کے حضور اس بارے میں پوچھا جائے گا، نبیٔ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور آپ کے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کے سامنے کھانے میں کھجور وغیرہ اشیاء رکھی گئیں، جب انہوں نے کھا لیا اور سیر ہوگئے، تو پیارے آقا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اللہ تعالی کی نعمت اور اس کے فضل کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: «هَذَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مِنَ النَّعِيمِ الَّذِي تُسْأَلُونَ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»[2] "اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! یہ ان نعمتوں سے ہے جس کے بارے میں قیامت کے دن سوال ہو گا"۔

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب الذكر والدعاء، ر: ٦٨٩٤، صـ١١٧٩.

(٢) "سنن الترمذي" باب ما جاء في معيشة أصحاب النبي ﷺ، ر: ٢٣٦٩، صـ٥٤٠.

کھاؤ پیؤاور اِسراف سے بچو

عزیز دوستو! کھانے کی نعمت کا شکریہ بھی ہے، کہ ہم کھانے پینے میں اعتدال سے کام لیں اور اسراف سے بچیں، بعض علمائے کرام نے فرمایا، کہ اللہ تعالی نے سارے علمِ طب کو ایک آیت کے اس حصہ میں جمع فرمادیا: ﴿وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ﴾[1] "کھاؤ پیو اور حد سے نہ بڑھو! یقیناً حد سے بڑھنے والے اللہ تعالی کو پسند نہیں"۔ حضرت سیّدنا ابنِ عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا: «كُلْ مَا شِئْتَ، وَالْبَسْ مَا شِئْتَ، مَا أَخْطَأَتْكَ اثْنَتَانِ: سَرَفٌ أَوْ مَخِيلَةٌ»[2] "جو چاہو کھاؤ اور پہنو، بس دو غلطیاں مت کرنا: ایک اِسراف اور دوسری تکبّر"۔

کھانے کی نعمت کا شکریہ بھی ہے، کہ ممکنہ طور پر لوگوں کو تحفہ دیا جائے، جس کی ابتداء اپنے اہل وعیال اور قریبی رشتہ داروں سے کی جائے، اور پڑوسیوں سے تعلقات اُستوار رکھنے کے لیے ان کے لیے بھی کچھ نہ کچھ ہدیہ بھیجا جائے، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: «يَا أَبَا ذَرٍّ! إِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَأَكْثِرْ مَاءَهَا، وَتَعَاهَدْ جِيرَانَكَ»[3] "اے ابوذر! جب سالن پکاؤ تو اس میں شوربا زیادہ کرلیا کرو،

---

(١) پ٨، الأعراف: ٣١.

(٢) "صحيح البخاري" كتاب اللباس، باب ١، صـ١٠٢٠.

(٣) "صحيح مسلم" باب الوصية بالجار والإحسان إليه، ر: ٦٦٨٨، صـ١١٤٥.

اوراس میں سے اپنے پڑوسیوں کے لیے بھی کچھ بھیج دیا کرو"۔ سرکارِ اَبد قرار ﷺ اپنے اَحباب کو ہدیہ بھیجا کرتے تھے، حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا: «إِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ، فَيُهْدِي فِي خَلَائِلِها مِنْهَا مَا يَسَعُهُنَّ»[1] "جب حضورِ اکرم ﷺ بکری ذبح فرماتے، تو حسبِ وسعت اس میں سے حضرت خدیجہ کی سہیلیوں کے لیے بھی بھیجا کرتے"۔

نعمتِ طعام کے اِعزاز واِکرام میں سے یہ بھی ہے، کہ بندۂ مؤمن ضرورت سے زائد کھانا محتاجوں کو صدقہ کر دے، نبئ رحمت ﷺ نے فرمایا: «مَنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ مِن زَادٍ، فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا زَادَ لَهُ»[2] "جس کے پاس ضرورت سے زائد اشیاء ہوں، اسے چاہیے کہ ضرور تمند کو دیدے"۔ اس عمل سے ضرور تمند کے دل میں خوشی داخل ہوگی۔

اللہ تعالی کے فضل کا اعتراف بھی شکر اور اس کی تعریف وتوصیف ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «إِنَّ اللهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب مناقب الأنصار، ر: ٣٨١٦، صـ٦٤٠.

(٢) "صحيح مسلم" باب استحباب المؤاساة بفضول المال، ر: ٤٥١٧، صـ٧٦٧.

عَلَيْهَا، أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا»[1] "یقیناً اللہ تعالی اپنے بندہ سے اس وقت راضی ہوجاتا ہے، جب وہ حلال کھائے اور پیے اور اس پر اللہ کی حمد کرے"۔

اے اللہ! ہمیں پاکیزہ رزق عطا فرما، اس میں برکت عطا فرما، اپنی اِطاعت اور اپنے رسولِ امین محمد مصطفی ﷺ کی اطاعت کی توفیق عطا فرما، اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے ارشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، اور سرکارِ دو عالَم ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کی سچی مَحبت اور اِخلاص سے بھرپور اطاعت کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفی کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے وافَر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بنا، اے اللہ! متحدہ عرب اِمارات کے بانی شیخ زاید اور دیگر حکّام کی مغفرت، اور ان پر اپنی رَحمت فرما، شیخ خلیفہ اور دیگر حکّامِ اِمارات کی حفاظت فرما، اوراِن سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه سيّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيننا محمّدٍ وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب الذكر والدعاء، ر: ٦٩٣٢، صـ١١٨٦.